*Journal of Religion & Society (JR&S)*
*Available Online:*
*https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index*
*Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X*
*Platform & Workflow by: Open Journal Systems*

# Problems Faced by the Christian Community of Taxila and Their Solutions in the Light of Islamic Shariah and the Constitution of Pakistan: An Analytical Study

**Mr Naeem Afzal**
M.Phil Scholar in Islamic Studies, HITEC University Taxila
naeemhaqani1983@gmail.com
**Dr. Saeed Ahmad**
Lecture in Islamic Studies, HITEC University Taxila
saeed.ahmad@hitecuni.edu.pk

## Abstract

*Religious minorities are an integral part of Pakistani society and are entitled to fundamental rights under Islamic teachings and the Constitution of Pakistan. This study examines the social, economic and religious problems faced by the Christian community of Tehsil Taxila and explores possible solutions in the light of Islamic Shariah and the Constitution of Pakistan. A questionnaire-based field survey was conducted through Google Forms, and 100 respondents were included in the study. The findings indicate that 54% of respondents acknowledged social discrimination; 71% identified the association of sanitation work with a particular community as a social problem; 70% indicated that Christian workers are often limited to low-paid employment; 58% identified religious discrimination as an obstacle to better employment; and 63% reported difficulties in the practical implementation of religious freedom. The study finds that Islamic teachings and constitutional provisions provide important principles and safeguards relating to justice, equality, dignity and religious freedom. The central challenge identified is the effective implementation of these principles, alongside the need to address social prejudice, unequal opportunities and limited public awareness. The study recommends stronger enforcement of constitutional safeguards, improved educational and vocational opportunities, fair access to employment and business support, and sustained interfaith dialogue to promote social inclusion, religious tolerance and peaceful coexistence in Taxila.*

***Keywords**: Christian Community, Taxila, Islamic Shariah, Constitution of Pakistan, Minority Rights, Religious Freedom, Social Justice, Interfaith Harmony.*

## خلاصہ

پاکستان ایک کثیر مذہبی معاشرہ ہے جہاں مسلمان اکثریت کے ساتھ مختلف مذہبی اقلیتیں بھی آباد ہیں۔ مسیحی برادری پاکستان کی اہم مذہبی اقلیتوں میں سے ایک ہے اور تعلیم، صحت، نرسنگ، صنعت، سرکاری ملازمت اور سماجی خدمت سمیت مختلف شعبوں میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ زیرِ نظر تحقیق میں تحصیل ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو درپیش سماجی، معاشی اور مذہبی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے شریعتِ اسلامیہ اور آئینِ پاکستان کی روشنی میں ان کے حل کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

تحقیق میں سوالنامے کے ذریعے میدانی معلومات جمع کی گئیں۔ گوگل فارم پر مبنی سروے میں 100 جواب دہندگان کو شامل کیا گیا۔ تھیسس میں درج نتائج کے مطابق 54 فیصد جواب دہندگان نے سماجی امتیاز، 71 فیصد نے صفائی کے کام کو مخصوص برادری سے منسوب کرنے کے رجحان، 70 فیصد نے کم اجرت والی ملازمتوں تک محدودیت، 58 فیصد نے مذہبی امتیاز کو بہتر روزگار کے حصول میں رکاوٹ، جبکہ 63 فیصد نے مذہبی آزادی کے عملی نفاذ میں مشکلات کی نشاندہی کی۔

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی شریعت اور آئینِ پاکستان دونوں عدل، مساوات، انسانی وقار اور مذہبی آزادی کے اصولوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ بنیادی مسئلہ ان اصولوں اور حقوق کے مؤثر نفاذ، معاشرتی تعصبات، معاشی عدم مساوات اور عوامی شعور کی کمی سے متعلق ہے۔ اس لیے آئینی ضمانتوں پر عمل درآمد، تعلیم و فنی تربیت کے مواقع میں اضافہ، روزگار میں مساوات، معاشی معاونت اور بین المذاہب مکالمے کا فروغ ضروری ہے۔

کلیدی الفاظ: مسیحی برادری، ٹیکسلا، شریعتِ اسلامیہ، آئینِ پاکستان، اقلیتوں کے حقوق، مذہبی آزادی، سماجی انصاف، بین المذاہب ہم آہنگی۔

## 1۔ تعارف

اقلیتیں کسی بھی معاشرے کا اہم اور قابلِ قدر حصہ ہوتی ہیں اور ان کے حقوق کا تحفظ ایک منصفانہ، مہذب اور پرامن معاشرے کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ کسی بھی ریاست کی ترقی، استحکام اور سماجی ہم آہنگی کا انحصار اس امر پر ہوتا ہے کہ وہاں آباد تمام شہریوں کو مذہب، نسل، زبان، ثقافت اور سماجی حیثیت سے قطع نظر یکساں عزت، تحفظ اور بنیادی حقوق حاصل ہوں۔ اسلام نے غیر مسلموں کے جان، مال، عزت، مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ پر خصوصی زور دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات عدل، مساوات، رواداری، انسانی احترام اور حسنِ سلوک کو معاشرتی زندگی کے بنیادی اصول قرار دیتی ہیں۔ قرآن و سنت میں غیر مسلموں کے ساتھ انصاف کرنے، ان کے حقوق کا خیال رکھنے اور ان کے مذہبی معاملات میں بلاجواز مداخلت سے اجتناب کی واضح رہنمائی ملتی ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ اور خلافتِ راشدہ میں غیر مسلموں کے ساتھ عدل، رواداری، معاہدوں کی پاسداری اور حسنِ سلوک کی متعدد مثالیں ملتی ہیں، جو اسلامی معاشرتی نظام میں اقلیتوں کے مقام اور حقوق کی اہمیت کو واضح

کرتی ہیں۔ ان تاریخی اور دینی اصولوں کی روشنی میں یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ کسی بھی فرد یا گروہ کے ساتھ مذہبی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک اسلامی تعلیمات کے بنیادی تقاضوں کے خلاف ہے۔

پاکستان کے آئین نے بھی تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا ہے اور مذہبی اقلیتوں کو مساوی شہری حیثیت اور قانونی تحفظ فراہم کرنے کے اصول وضع کیے ہیں۔ آئینِ پاکستان کی مختلف دفعات شہری آزادیوں، مذہبی حقوق اور امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق بنیادی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ آرٹیکل 20 مذہبی آزادی اور مذہبی اداروں کے قیام و انتظام کے حق سے متعلق ہے، جبکہ آرٹیکل 22 تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم اور مذہبی شناخت کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ اسی طرح آرٹیکل 25 تمام شہریوں کی قانون کے سامنے مساوات اور مساوی قانونی تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، جبکہ آرٹیکل 27 سرکاری ملازمتوں میں بعض بنیادوں پر امتیاز کی ممانعت سے متعلق ہے۔ آرٹیکل 36 ریاست کو اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کے تحفظ، ان کی مناسب نمائندگی اور ان کے معاشرتی و سیاسی مفادات کے فروغ کے لیے اقدامات کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ان آئینی دفعات سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ محض ایک سماجی یا اخلاقی تقاضا نہیں بلکہ ریاست کی آئینی ذمہ داری بھی ہے۔ تاہم ان حقوق کی حقیقی اہمیت اسی وقت سامنے آتی ہے جب آئینی ضمانتوں کو عملی زندگی میں مؤثر انداز سے نافذ کیا جائے اور تمام شہریوں کو تعلیم، روزگار، مذہبی آزادی اور سماجی شرکت کے یکساں مواقع میسر ہوں۔

ٹیکسلا تاریخی اور تہذیبی اعتبار سے ایک اہم علاقہ ہے، جس کی شناخت مختلف ادوار میں مختلف مذاہب، ثقافتوں اور تہذیبی روایات کے باہمی اثرات سے تشکیل پائی ہے۔ یہاں مختلف مذہبی و ثقافتی پس منظر رکھنے والے افراد آباد ہیں، جو مقامی معاشرتی، تعلیمی، تجارتی اور معاشی زندگی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس تنوع میں ٹیکسلا کی مسیحی برادری بھی ایک اہم مقام رکھتی ہے اور یہ برادری مقامی معاشرے کا حصہ ہونے کے ناطے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ تاہم دیگر اقلیتی برادریوں کی طرح اسے بھی بعض سماجی، معاشی، تعلیمی اور مذہبی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے، جو اس کے افراد کی روزمرہ زندگی، معاشرتی حیثیت، ترقی کے مواقع اور بنیادی حقوق کے حصول پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ سماجی امتیاز، روزگار کے محدود مواقع، پیشوں کے حوالے سے مخصوص تصورات، تعلیمی سہولیات تک رسائی میں مشکلات اور مذہبی آزادی کے عملی مسائل ایسے پہلو ہیں جن کا تحقیقی جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس تناظر میں ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو درپیش مسائل کا مطالعہ نہ صرف مقامی

معاشرتی حالات کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے بلکہ اسلامی شریعت اور آئینِ پاکستان میں اقلیتوں کے لیے مقرر کردہ حقوق اور اصولوں کے عملی اطلاق کا جائزہ لینے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ یہی ضرورت اس تحقیق کی بنیادی اہمیت اور اس کے موضوع کے انتخاب کا محرک ہے۔

## 2۔ تحقیق کے مقاصد اور طریقۂ کار

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد میں تحصیل ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو درپیش بنیادی مسائل کی نشاندہی، ان کے اسباب و اثرات کا تجزیہ، شریعتِ اسلامیہ میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق کا مطالعہ، آئینِ پاکستان کی متعلقہ دفعات کا جائزہ اور دونوں نظاموں کی روشنی میں قابلِ عمل تجاویز پیش کرنا شامل ہیں۔

تحقیق میں معیاری اور تجزیاتی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ بنیادی معلومات کے حصول کے لیے گوگل فارم پر مبنی سوالنامہ استعمال کیا گیا، جس میں سماجی، معاشی اور مذہبی مسائل سے متعلق سوالات شامل تھے۔ سروے میں 100 جواب دہندگان کو شامل کیا گیا۔ موصولہ جوابات کا فیصدی تجزیہ کیا گیا اور نتائج کو جدولوں اور گرافوں کی صورت میں مرتب کیا گیا۔ ثانوی مواد کے لیے قرآن مجید، احادیث، اسلامی فقہی و تاریخی مصادر، آئینِ پاکستان اور متعلقہ تحقیقی لٹریچر سے استفادہ کیا گیا۔

## 3۔ ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو درپیش مسائل

### 3.1 سماجی مسائل

سماجی امتیاز اور مذہبی شناخت کی بنیاد پر نامناسب رویے کسی بھی اقلیتی برادری کی معاشرتی زندگی، اجتماعی شناخت، سماجی روابط اور روزمرہ معمولات کو مختلف انداز میں متاثر کر سکتے ہیں۔ معاشرے میں افراد کے ساتھ ان کی مذہبی وابستگی، سماجی حیثیت یا برادری کی شناخت کی بنیاد پر غیر مساوی سلوک نہ صرف ان کے احساسِ تحفظ اور اعتماد کو کمزور کرتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، باہمی احترام اور مساوات کے بنیادی اصولوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ تحقیق کے سروے کے مطابق 54 فیصد جواب دہندگان نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو سماجی امتیاز کا سامنا ہے۔ یہ امتیاز معاشرتی تعلقات، تعلیمی ماحول، روزگار، عوامی مقامات اور روزمرہ میل جول کی مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے رویے اقلیتی افراد میں احساسِ

محرومی، عدم تحفظ اور معاشرتی فاصلے کو جنم دے سکتے ہیں، جبکہ ان کے معاشرتی انضمام اور مساوی شہری حیثیت کے احساس پر بھی منفی اثرات مرتب ہونے کا امکان رہتا ہے۔ اس لیے معاشرے میں مذہبی رواداری، باہمی احترام، مساوی حقوق اور غیر امتیازی رویوں کا فروغ سماجی مسائل کے خاتمے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

تحقیق میں صفائی کے کام کو ایک مخصوص برادری سے منسوب کرنے کے رجحان کی بھی نشاندہی کی گئی۔ سروے کے مطابق 71 فیصد جواب دہندگان نے اس تصور کو ایک سماجی مسئلہ قرار دیا۔ کسی پیشے کو کسی مخصوص مذہبی یا سماجی گروہ کے ساتھ وابستہ سمجھنا انسانی وقار، سماجی مساوات، پیشہ ورانہ آزادی اور بنیادی حقوق کے اصولوں کے منافی ہے اور معاشرتی تقسیم کو بڑھا سکتا ہے۔ اس نوعیت کی پیشہ ورانہ وابستگی نہ صرف افراد کے لیے روزگار کے انتخاب اور معاشی ترقی کے امکانات کو محدود کرنے کا سبب بن سکتی ہے بلکہ معاشرے میں طبقاتی سوچ، تعصب اور غیر مساوی رویوں کو بھی تقویت دے سکتی ہے۔ جب کسی مخصوص برادری کو روایتی طور پر ایک ہی نوعیت کے کاموں تک محدود تصور کیا جاتا ہے تو اس کے افراد کے لیے دوسرے شعبوں میں آگے بڑھنے، اپنی صلاحیتوں کے مطابق پیشہ اختیار کرنے اور معاشرتی حیثیت بہتر بنانے کے مواقع متاثر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام شہریوں کو ان کی مذہبی یا سماجی شناخت سے قطع نظر تعلیم، روزگار، پیشہ ورانہ ترقی اور سماجی شرکت کے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ معاشرے میں انسانی وقار، باہمی احترام، مساوات اور حقیقی سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے۔

### 3.2 معاشی مسائل

معاشی استحکام فرد، خاندان اور معاشرے کی مجموعی ترقی کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ معاشی وسائل کی دستیابی نہ صرف انسانی ضروریات کی تکمیل بلکہ تعلیم، صحت، سماجی تحفظ اور معیارِ زندگی کی بہتری میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کسی بھی معاشرتی طبقے کی معاشی حالت اس کی سماجی حیثیت، خود مختاری، ترقی کے امکانات اور معاشرے میں مؤثر شرکت پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ اس تناظر میں ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو درپیش معاشی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے تحقیق میں مناسب روزگار کے مواقع، کم اجرت والی ملازمتوں، ملازمت کے حصول میں رکاوٹوں، سرکاری ملازمتوں میں نمائندگی، کاروبار و سرمایہ کاری کے محدود امکانات اور فنی و پیشہ ورانہ تربیت کی کمی جیسے اہم پہلوؤں کا مطالعہ کیا گیا۔ سروے کے نتائج کے مطابق 70 فیصد جواب دہندگان نے اس بات کی نشاندہی کی کہ مسیحی افراد اکثر کم اجرت والی ملازمتوں تک محدود رہتے ہیں، جبکہ 58 فیصد نے

مذہبی امتیاز کو بہتر روزگار کے حصول میں ایک اہم رکاوٹ قرار دیا۔ مزید برآں، 44 فیصد جواب دہندگان نے سرکاری ملازمتوں میں مسیحی برادری کی نمائندگی کو ناکافی قرار دیا، جبکہ 78 فیصد نے معاشی انصاف اور مساوی مواقع کی فراہمی کے لیے مؤثر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ نتائج اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ معاشی مشکلات محض آمدنی کی کمی تک محدود نہیں بلکہ ان میں روزگار کے مواقع کی غیر مساوی تقسیم، پیشہ ورانہ ترقی میں رکاوٹیں، سماجی رویوں اور ادارہ جاتی سطح پر موجود بعض مسائل بھی شامل ہیں۔ چنانچہ معاشی مساوات کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ افراد کو ان کی قابلیت، تعلیم، مہارت اور تجربے کی بنیاد پر روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں اور کسی بھی قسم کے مذہبی یا سماجی امتیاز کو پیشہ ورانہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیا جائے۔

کاروبار اور سرمایہ کاری کے سلسلے میں محدود مالی وسائل، قرض اور سرمایہ تک رسائی میں دشواری، کاروباری رہنمائی کی کمی اور مناسب سہولیات کی عدم دستیابی بھی مسیحی برادری کی معاشی ترقی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ چھوٹے کاروباروں اور خود روزگار کے مواقع کسی بھی معاشرتی طبقے کو معاشی طور پر مستحکم بنانے، آمدنی میں اضافے اور خود مختاری حاصل کرنے کے مؤثر ذرائع ہیں، تاہم مالی وسائل کی کمی اور کاروباری معاونت کے محدود امکانات کے باعث بعض افراد ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس صورتِ حال کے تدارک کے لیے ضروری ہے کہ مسیحی برادری سمیت معاشرے کے کمزور اور محروم طبقات کو آسان شرائط پر مالی معاونت، بلاسود یا کم شرحِ منافع پر قرضوں کی سہولت، فنی و پیشہ ورانہ تربیت، کاروباری مشاورت، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے قیام اور توسیع کے لیے معاون پروگرام فراہم کیے جائیں۔ اسی طرح سرکاری اور نجی اداروں میں میرٹ کی بنیاد پر ملازمتوں، ترقی کے مواقع اور پیشہ ورانہ تربیت تک مساوی رسائی کو یقینی بنایا جائے، تاکہ معاشی سرگرمیوں میں مؤثر شرکت اور ترقی کے امکانات بڑھ سکیں۔ معاشی انصاف کا تقاضا ہے کہ تمام شہریوں کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کرنے، باعزت روزگار حاصل کرنے اور معاشی خود مختاری کی منزل تک پہنچنے کے یکساں مواقع میسر ہوں، کیونکہ معاشی مساوات، سماجی احترام اور منصفانہ مواقع ہی ایک متوازن، مستحکم اور جامع معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

### 3.3 مذہبی مسائل

مذہبی آزادی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ اسلامی تعلیمات غیر مسلموں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنی مذہبی روایات برقرار رکھنے کے حق کو تسلیم کرتی ہیں۔ تحقیق کے سروے کے مطابق 63 فیصد جواب دہندگان نے مذہبی آزادی کے عملی نفاذ میں مشکلات کی نشاندہی کی۔ اس مسئلے کا تعلق مذہبی شناخت، سماجی رویوں، انتظامی معاملات، مذہبی اجتماعات اور بعض مواقع پر عبادت گاہوں کے تحفظ سے بھی ہو سکتا ہے۔

تحقیق میں مذہبی تعلیم کے مناسب مواقع کی کمی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مذہبی اقلیتوں کو اپنی مذہبی تعلیم، عبادات اور مذہبی روایات کے تحفظ کے لیے مناسب ماحول میسر ہو اور مختلف مذاہب کے درمیان احترام و مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

### 4۔ شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق

اسلامی شریعت انسانی جان، مال، عزت اور مذہبی آزادی کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔ قرآن مجید عدل و احسان کا حکم دیتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

ترجمہ: بے شک اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ (القرآن، سورۃ النحل 16:90)

اسی طرح قرآن مجید مذہبی جبر کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

ترجمہ: دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ 2:256)

عہدِ نبوی ﷺ میں میثاقِ مدینہ مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان اجتماعی نظم، باہمی ذمہ داریوں اور مذہبی حقوق کے تحفظ کی اہم تاریخی مثال ہے۔ اسی طرح عہدِ خلفائے راشدین میں غیر مسلم شہریوں کے جان و مال اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے حوالے سے متعدد تاریخی نظائر ملتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کسی فرد کے ساتھ مذہب، نسل یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر ناانصافی درست نہیں۔

معاشی معاملات میں بھی عدل، دیانت، جائز تجارت اور مساوی مواقع کی فراہمی بنیادی اصول ہیں۔ لہٰذا مسیحی برادری سمیت تمام غیر مسلم شہریوں کے ساتھ عدل و انصاف، حسنِ سلوک اور انسانی وقار کا تحفظ اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے۔

## 5۔ آئینِ پاکستان کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق

آئینِ پاکستان 1973ء میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے متعدد دفعات موجود ہیں۔ آرٹیکل 20 ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور مذہبی ادارے قائم کرنے کا حق دیتا ہے، جبکہ آرٹیکل 22 تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم کے حوالے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ آرٹیکل 25 قانون کے سامنے تمام شہریوں کی مساوات کو تسلیم کرتا ہے۔

آرٹیکل 27 سرکاری ملازمتوں میں بعض بنیادوں پر امتیاز کی ممانعت سے متعلق ہے، جبکہ آرٹیکل 36 ریاست کو اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کے تحفظ اور وفاقی و صوبائی خدمات میں مناسب نمائندگی کے لیے اقدامات کی ذمہ داری یاد دلاتا ہے۔

آرٹیکل 25-A پانچ سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

ان آئینی ضمانتوں کی روشنی میں ضروری ہے کہ اقلیتی شہریوں کو تعلیم، روزگار، مذہبی آزادی اور معاشرتی زندگی میں مساوی مواقع میسر ہوں اور متعلقہ قوانین پر مؤثر و غیر جانب دارانہ عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

## 6۔ شریعتِ اسلامیہ اور آئینِ پاکستان کا تقابلی جائزہ

شریعتِ اسلامیہ اور آئینِ پاکستان کے تقابلی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں انسانی وقار، عدل، مساوات، مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو اہمیت حاصل ہے۔ اسلامی شریعت ان اصولوں کی بنیاد قرآن و سنت سے فراہم کرتی ہے، جبکہ آئینِ پاکستان انہیں قانونی اور ریاستی ضمانتوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔

| آئینِ پاکستان | شریعتِ اسلامیہ | موضوع |
|---|---|---|
| آرٹیکل 20 | قرآن و سنت میں مذہبی جبر کی نفی اور مذہبی احترام | مذہبی آزادی |
| آرٹیکل 22 اور A-25 | علم کے حصول اور اخلاقی تربیت کی ترغیب | تعلیمی تحفظ |
| آرٹیکل 25 | عدل، احسان اور انسانی وقار کے اصول | مساوات و عدل |

| | | |
|---|---|---|
| آرٹیکل 27 | اہلیت، امانت اور انصاف کی بنیاد پر معاملات | ملازمت میں عدم امتیاز |
| آرٹیکل 36 | جان، مال، عزت اور مذہبی حقوق کا تحفظ | اقلیتوں کا تحفظ |

اس تقابلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں نظاموں میں بنیادی انسانی حقوق کے حوالے سے نمایاں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ فرق بنیادی اصولوں کے بجائے ان کے ماخذ اور نفاذ کے طریقۂ کار میں ہے۔ تحقیق کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ حقوق کی آئینی و شرعی بنیاد موجود ہونے کے باوجود ان پر مؤثر عمل درآمد، عوامی آگاہی اور معاشرتی رویوں کی اصلاح ضروری ہے۔

## 7۔ نتائجِ تحقیق

1۔ تحقیق سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ ٹیکسلا کی مسیحی برادری پاکستان کی ایک پرامن اور ذمہ دار مذہبی اقلیت ہے جو ملکی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

2۔ سروے میں 54 فیصد جواب دہندگان نے سماجی امتیاز کی موجودگی کی نشاندہی کی۔

3۔ 71 فیصد جواب دہندگان نے صفائی کے کام کو مخصوص برادری سے منسوب کرنے کے رجحان کو سماجی مسئلہ قرار دیا۔

4۔ 70 فیصد نے کم اجرت والی ملازمتوں تک محدودیت، 58 فیصد نے مذہبی امتیاز کو بہتر روزگار میں رکاوٹ اور 44 فیصد نے سرکاری ملازمتوں میں نمائندگی کو ناکافی قرار دیا۔

5۔ 78 فیصد جواب دہندگان نے معاشی انصاف کے لیے مؤثر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔

6۔ 63 فیصد نے مذہبی آزادی کے عملی نفاذ میں مشکلات کی نشاندہی کی۔

7۔ اسلامی شریعت غیر مسلم شہریوں کے جان، مال، عزت، مذہبی آزادی اور سماجی انصاف کے تحفظ کی تعلیم دیتی ہے۔

8۔ آئینِ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے اہم آئینی ضمانتیں موجود ہیں۔

9۔ تحقیق کے مطابق مسائل کی بنیادی وجوہات میں معاشی کمزوری، محدود تعلیمی مواقع، سماجی امتیاز اور عوامی شعور کی کمی شامل ہیں۔

10۔ مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے ریاستی اداروں، علماء، تعلیمی اداروں، میڈیا اور سول سوسائٹی کا مشترکہ کردار ضروری ہے۔

## 8۔ سفارشات

1۔ ریاستی ادارے آئینِ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق سے متعلق دفعات پر مؤثر اور غیر جانب دارانہ عمل درآمد یقینی بنائیں۔

2۔ مسیحی برادری کے نوجوانوں کے لیے فنی، پیشہ ورانہ اور جدید تعلیمی تربیت کے مواقع میں اضافہ کیا جائے۔

3۔ روزگار کے معاملات میں مذہبی شناخت کے بجائے قابلیت، اہلیت اور میرٹ کو بنیاد بنایا جائے۔

4۔ کم اجرت والی ملازمتوں میں کام کرنے والے افراد کے لیے بہتر اجرت اور مناسب کام کے حالات یقینی بنائے جائیں۔

5۔ اقلیتی برادری کے افراد کو کاروبار شروع کرنے کے لیے مالی معاونت، آسان قرضوں اور کاروباری تربیت کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

6۔ عبادت گاہوں کے تحفظ اور مذہبی آزادی کے عملی نفاذ کے لیے متعلقہ ادارے مؤثر اقدامات کریں۔

7۔ تعلیمی اداروں میں مذہبی رواداری، باہمی احترام اور شہری مساوات کے موضوعات کو فروغ دیا جائے۔

8۔ علماء اور مذہبی قائدین اسلامی تعلیمات میں موجود عدل، احسان، رواداری اور غیر مسلموں کے حقوق کے تصورات کو عام کریں۔

9۔ میڈیا مذہبی اقلیتوں کے مثبت کردار کو اجاگر کرے اور نفرت انگیز یا امتیازی رویوں کی حوصلہ شکنی کرے۔

10۔ مختلف مذہبی برادریوں کے درمیان مکالمے، مشترکہ سماجی سرگرمیوں اور باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے۔

## 9۔ خاتمہ

زیرِ نظر تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ ٹیکسلا کی مسیحی برادری کو درپیش سماجی، معاشی، مذہبی اور تعلیمی مسائل کا حل اسلامی شریعت کی حقیقی تعلیمات اور آئینِ پاکستان میں موجود بنیادی حقوق کی ضمانتوں پر مؤثر عمل درآمد میں مضمر ہے۔ اسلامی شریعت عدل، مساوات، انسانی وقار، رواداری، حسنِ سلوک اور حقوق العباد کی ادائیگی کو بنیادی اہمیت دیتی ہے، جبکہ آئینِ پاکستان تمام

شہریوں کے حقوق، مذہبی آزادی، قانونی تحفظ اور مساوی مواقع کی فراہمی کے لیے ایک جامع قانونی بنیاد مہیا کرتا ہے۔ ان دونوں نظاموں کے اصول اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کسی بھی شہری کے ساتھ مذہب، عقیدہ یا سماجی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک روا رکھنا ایک منصفانہ اور پرامن معاشرے کے بنیادی تقاضوں کے خلاف ہے۔ تحقیق کے نتائج اس امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ معاشرتی تعصبات، معاشی عدم مساوات، تعلیمی مواقع کی کمی، پیشہ ورانہ تفریق اور ادارہ جاتی کمزوریاں اقلیتی برادری کو درپیش مسائل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بالخصوص مسیحی برادری سے وابستہ افراد کو محدود روزگار کے مواقع، کم اجرت والے پیشوں سے وابستگی، معاشرتی رویوں میں عدم مساوات اور مذہبی آزادی کے عملی نفاذ سے متعلق مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جو ان کی سماجی حیثیت، معاشی ترقی اور قومی زندگی میں مؤثر شرکت کو متاثر کرتی ہیں۔ لہٰذا ان مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کے اصولِ عدل و مساوات کو معاشرتی رویوں میں فروغ دیا جائے، آئینی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور اقلیتی برادریوں کو معاشرے کا مساوی، باوقار اور فعال حصہ تسلیم کرتے ہوئے ان کی ترقی اور فلاح کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اقلیتی برادریوں کو درپیش مسائل کے خاتمے کے لیے ریاستی اداروں، تعلیمی مراکز، علماء، میڈیا، سماجی تنظیموں اور معاشرے کے دیگر طبقات کو مشترکہ اور ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ تعلیم کے فروغ، فنی و پیشہ ورانہ تربیت، روزگار کے مساوی مواقع، معاشی خود مختاری، قانونی آگاہی اور سماجی شعور کی ترقی کے ذریعے مسیحی برادری سمیت دیگر اقلیتی طبقات کی مشکلات میں نمایاں کمی لائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح مذہبی آزادی، عبادات، مذہبی اجتماعات اور اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کے حق کو عملی طور پر یقینی بنانے کے لیے متعلقہ اداروں کو اپنی آئینی اور قانونی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا کرنی چاہئیں۔ معاشرے میں مذہبی رواداری، بین المذاہب مکالمے، باہمی احترام اور پرامن بقائے باہمی کے فروغ کے لیے علماء، اساتذہ، میڈیا اور سماجی رہنماؤں کو مثبت کردار ادا کرنا چاہیے، تاکہ مختلف مذہبی برادریوں کے درمیان اعتماد اور تعاون کی فضا قائم ہو اور مذہبی یا سماجی بنیادوں پر پیدا ہونے والے تعصبات کا خاتمہ ممکن بنایا جا سکے۔ اگر ریاستی ادارے، تعلیمی مراکز، مذہبی قیادت، سول سوسائٹی اور عوام مشترکہ طور پر اپنا کردار ادا کریں، اسلامی شریعت کے اصولوں اور آئینِ پاکستان کی ضمانتوں پر سنجیدگی سے عمل درآمد کریں اور تمام شہریوں کو ترقی، تحفظ، انصاف اور مساوات کے یکساں مواقع فراہم کریں، تو

ٹیکسلا سمیت پورے پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی، قومی یکجہتی، سماجی استحکام اور پرامن بقائے باہمی کو فروغ دیا جا سکتا ہے، جو ایک مضبوط، منصفانہ اور ترقی یافتہ معاشرے کی تشکیل کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

## مصادر و مراجع


1۔ القرآن الکریم۔

2۔ البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح۔ تحقیق: مصطفیٰ دیب البغا۔ دمشق: دار ابن کثیر، 1993ء۔

3۔ البیہقی، احمد بن الحسین۔ شعب الایمان۔ تحقیق: عبد العلی عبد الحمید حامد۔ ریاض: مکتبۃ الرشد، 2003ء۔

4۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ الجامع (سنن الترمذی)۔ تحقیق: بشار عواد معروف۔ بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء۔

5۔ أبو یوسف، یعقوب بن ابراہیم۔ کتاب الخراج۔ قاہرہ: المطبعۃ السلفیۃ، 1382ھ۔

6۔ جیکب، پیٹر۔ پاکستان میں مذہبی اقلیتیں: مسائل اور چیلنجز۔ لاہور: نیشنل کمیشن فار جسٹس اینڈ پیس، 2015ء۔

7۔ جیکب، پیٹر۔ پاکستان میں اقلیتوں کی تعلیمی صورتِ حال۔ لاہور: نیشنل کمیشن فار جسٹس اینڈ پیس، 2018ء۔

8۔ حکومتِ پاکستان۔ آئینِ اسلامی جمہوریہ پاکستان، 1973ء۔

9۔ حکومتِ پاکستان۔ پاکستان ایجوکیشن اسٹیٹسٹکس رپورٹ 2023ء۔ اسلام آباد: وزارتِ تعلیم، 2024ء۔

10۔ صالح، معاویہ۔ پاکستانی مسیحی کمیونٹی کے عائلی و سماجی مسائل اور ان کا حل آئینِ پاکستان اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں۔ تحقیقی مقالہ، شعبہ اسلامیات، نمل یونیورسٹی، 2022ء۔

11۔ شاہد، اسماعیل۔ پاکستانی مسیحی برادری کا خاندانی نظام اور اس پر مسلم عائلی نظام کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ۔ تحقیقی مقالہ، شعبہ اسلامیات، نمل یونیورسٹی، 2025ء۔

12۔ جبین، اسماء۔ پاکستان میں ہندو اقلیت کے حقوق: اسلامی تعلیمات اور آئینِ پاکستان کی روشنی میں۔ تحقیقی مقالہ، شعبہ اسلامیات، نمل یونیورسٹی، 2021ء۔